JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 41, Issue No.01

TITLE OF THE PAPER

خطوط مودودی میں تذکرۂ اقبال

AUTHOR(S)

* **Farah Noureen**
Instructor Urdu, Govt. Graduate College of Commerce, Bahawalnagar

CONTACT

* shafughati@gmail.com

HISTORY OF THE PAPER

Received on: April 28, 2025
Accepted on: June 26, 2025
Published on: June 30, 2025

DETAIL(S)

Volume No. 41, Issue No. 01, Page No: 128-136
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2025. ©Journal of Research (Urdu) 2025.
This publication is an open access article.

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

* فرح نورین

خطوط مودودی میں تذکرۂ اقبال

Allama Iqbal in Khatoot e Maududi

ABSTRACT

Syed Abuala Maududi has mentioned and quote Allama Iqbal so many times in his letters. These letters through light on the aspects of thoughts, trends and interests of Allama Iqbal. There is a similarity found in their thoughts. The thought of both thinkers shows their concern on Islam and Muslims. The main purpose of both personalities was the revolution of Islam. Allama Iqbal was greatly impressed by the magazine "Tarjuman ul Quran" by Maududi. Allama Iqbal and Syed Maududi established the institute "Darul Islam" for the grooming of Muslims.

KEYWORDS

Letters of Syed Maududi,Iqbal Similarities, revolution of Islam, Aspects of Thoughts, Tarjaman ul Quran,Darul Islam

تعارف:

یہ قدرت مہربان کا اصول خاص ہے کہ جب کسی قوم کا دفتر الٹنے لگے تو اس قوم کی راہنمائی کے لیے شخصیات قدسیہ بھیجی جاتی ہیں۔ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال اور سید ابوالاعلیٰ مودودی کا شمار عصر حاضر کی موثرترین شخصیات میں ہوتا ہے۔ان دونوں شخصیات کے علم،اخلاص،لیاقت اور خدمت اسلام کے جزبے کے باعث قدرت نے انہیں وسیع حلقہ اثر عطا کیا۔

علامہ اقبال اور سید مودودی کی فکر کے سوتے قرآن و سنت سے پھوٹتے ہیں۔علامہ اقبال اور سید مودودی نے عصر حاضر کے تمام مسائل کے حل کے لے کتاب ہدی سے رجوع کی دعوت دی۔یہ دونوں شخصیات پوری زندگی پیغام الہی کے نقیب بنے رہے اور اپنی تخلیقات کے ذریعے اسی اعلی پیغام کو پھیلاتے رہے۔

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

تجدید واحیائے اسلام کی خواہش کے باعث ان دونوں شخصیات کو عالم اسلام میں خاص شناخت ملی۔ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد مغربی تہذیب وتمدن نے مسلمانوں پر اپنی گرفت مضبوط کر لی جس کے نتیجے میں مسلمان تعلیم یافتہ طبقہ مغربی تہذیب کا دلدادہ اور اسلامی شعار سے متنفر ہوتا چلا گیا۔ ان دگرگوں حالات میں علامہ اقبال اور سید مودودی نے امت مسلمہ کو اسلامی نشاتِ ثانیہ کی جانب متوجہ کیا۔

علامہ اقبال اور سید مودودی کی تخلیقات نے انہیں ایمان افروز علماء کی صف میں لا کھڑا کیا۔ یہ ان اکابرین کی تحریروں کا اثر تھا جس نے رفتہ رفتہ مسلمانوں کے فکر و عمل میں انقلاب برپا کر دیا۔ کارخانہ قدرت نے ان کرشماتی شخصیات کو بھیج کر مسلمانوں کی زبوں حالی کے خاتمہ کا بندوبست کیا۔

فکر مودودی میں بیداری، خودداری اور حریت کو خاص مقام حاصل ہے۔(1) کلام اقبال کے مطالعے سے واضح ہے کہ علامہ اقبال کی فکر کی عمارت بھی ان بنیادی صفات پر استوار ہے۔ خودی علامہ کا اہم موضوع ہے۔ علامہ نے جس خودشناسی اور خودآگاہی کا درس دیا اس کی مضبوطی کی خواہش نے مودودی کو سرگرم عمل رکھا یوں ان دونوں شخصیات کی فکر کے تانے بانے باہم مربوط دکھائی دیتے ہیں۔

علامہ اقبال اور سید مودودی نے ایمان کی شمع روشن کرنے کی سعی کی۔ دونوں شخصیات قدسیہ کا مطمح نظر مسلمانوں کو ان کی عظمت رفتہ سے روشناس کرا کے انہیں دنیا میں اپنے کھوئے وقار اور مقام کے حصول کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ اسی فکری مماثلت کے سبب ان شخصیات کا ایک دوسرے سے تعارف ہوا۔

علامہ اقبال کا سید مودودی سے غائبانہ تعارف رسالہ ''ترجمان القرآن'' کے ذریعے ہوا جسے سید مودودی نے 1932 میں حیدرآباد دکن سے جاری کیا۔ علامہ اقبال ''ترجمان القرآن'' کے علاوہ سید مودودی کی تصنیف ''الجہاد فی الاسلام'' سے بھی بہت متاثر تھے۔(2) فکر مودودی سے اس شناسائی کے بعد علامہ اقبال نے اپنی تصنیف ''فقہ اسلامی کی تدوین جدید'' لکھنے کے لیے سید مودودی سے معاونت طلب کی یوں ان دونوں کے درمیان مراسلت کا باقاعدہ آغاز ہوا۔(3)

خطوط مشاہیر کی فکر کو سمجھنے کا معتبر وسیلہ ہیں۔ خطوط اقبال اور خطوط مودودی کے موضوعاتی تنوع، تخلیقی روداد اور شخصی رنگوں نے اپنے قارئین کو بے حد مسحور کیا۔ خطوط کی اہمیت کے پیش نظر اب تک علامہ اقبال اور سید مودودی کے کئی خطوط کے مجموعے سامنے آ چکے ہیں۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

سید مودودی کے ایسے خطوط جن میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کا تذکرہ موجود ہے اقبالیاتی قارئین کے لیے بے پناہ کشش رکھتے ہیں۔ سید مودودی کے تذکرہ اقبال سے مزین خطوط کی اہمیت کے پیش نظر ان خطوط کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

30 مارچ 1951 کے خط میں سید مودودی اپنے اور علامہ اقبال کے تعلقات کو قلبی اور روحانی اعتبار سے ایک دوسرے کے بے حد قریب قرار دیتے ہیں 4 علامہ اقبال کے پیش نظر تجدید دین اور تعمیر ملت کا جو منصوبہ تھا سید مودودی کی تحریر و تقریر کے پیچھے بھی یہی جذبہ کار فرما تھا۔ دین حق کی سربلندی کے عزم نے انہیں قلم اٹھانے پر مائل کیا اسلام اور مسلمان قوم سے غیر مشروط محبت ان دونوں شخصیات کا خاصہ تھا۔ مسلمانوں کو دین اسلام کی جانب راغب کرنا اور ان کا کھویا وقار بحال کرنا ان دونوں شخصیات کی زندگی کا مقصد ٹھہرا۔ ان دونوں ہستیوں کی فکری سطح پر پائی جانے والی مماثلت نے انہیں قلبی طور پر ایک دوسرے کے بے حد قریب کر دیا اور یہ دونوں بیسویں صدی کے تجدید و احیائے اسلام کے سب سے بڑے حامی قرار پائے۔(5)

مولانا عزیز زبیدی کے نام 11 اپریل 1951 کے خط میں سید مودودی علامہ کے ساتھ اپنی ذہنی ہم آہنگی پر فخر کا اظہار کرتے ہیں۔(6) اسی خط میں سید مودودی اپنے جاری کردہ رسالے "ترجمان القرآن" کی زینت بننے والے مضامین پر علامہ اقبال کی پسندیدگی کا فخریہ تذکرہ کرتے ہیں۔ علامہ اقبال کو اس امر کا بخوبی اندازہ تھا کہ سید مودودی کے یہ مضامین نا صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی مذہبی، سماجی، اخلاقی، ادبی اور سیاسی تربیت میں انتہائی موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ سید مودودی 3 مئی 1969 کے خط بنام خواجہ عابد نظامی میں علامہ اقبال کے ساتھ اپنی ہونے والی مراسلت اور ان خطوط کے ضائع ہونے پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں سید مودودی کو مشرقی پنجاب میں فسادات کے باعث پٹھان کوٹ چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اس افراتفری میں سید مودودی اور علامہ کے درمیان جن خطوط کا تبادلہ ہوا وہ ضائع ہو گئے جس کا سید مودودی کو بے حد ملال تھا۔(7)

خطوط مشاہیر کی علمی، تاریخی، سوانحی، سماجی اور ادبی اہمیت مسلمہ ہے۔ سید مودودی بھی ان خطوط کی اہمیت اور افادیت سے واقف ہیں اس لیے وہ ان خطوط کے ضیاع پر افسردہ ہیں۔

علامہ اقبال کے پیش نظر ایک ایسے اسلامی مرکز کا قیام عمل میں لانا تھا جہاں مسلمانوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال کر بحیثیت مسلمان قوم انہیں شناخت عطا کی جائے۔ اس حوالے سے علامہ الازہر یونیورسٹی مصر سے بے حد

متاثر تھے۔اس لیے وہ الازہر کی طرز پر ایک ادارہ قائم کرنا چاہتے تھے۔اس مقصد کے لیے علامہ کو کسی باعلم اور باعمل عالم دین کی تلاش تھی۔اس لیے علامہ نے اپنے دیرینہ دوست چودھری نیاز علی خاں سے شیخ الجامعہ الازہر یونیورسٹی مصر سے رابطہ کرنے کی ہدایت کی۔ شیخ الازہر یونیرسٹی سے اپنا مدعا بیان کرنے کی غرض سے چودھری نیاز علی خاں نے سید مودودی کو ایک عربی خط کا مسودہ تیار کرنے کی درخواست کی۔6جولائی 1937 کے خط بنام چودھری نیاز علی خاں میں سید مودودی، شیخ الازہر یونیورسٹی کے نام خط مکمل کرنے کا عندیہ دیتے ہیں۔(8)

یہ سید مودودی کا پہلا باقاعدہ مشن تھا جس میں انہوں نے خود کو علامہ اقبال کا سپاہی ثابت کیا۔

سید مودودی کو علامہ اقبال کے ایما پر بادشاہی مسجد لاہور کی امامت کی پیشکش کی گئی جو علامہ کا سید مودودی کی علمیت پر بھرپور اعتماد اور ان کی دینی خدمات کے اعتراف کا ثبوت ہے۔سید مودودی معاوضہ لے کر امامت نماز اور تعلیم قرآن کو اسلامی تعلیمات کے منافی سمجھتے ہیں اس شرعی عذر کے باعث انہوں نے 26 جولائی 1937 کے خط بنام سید نزیر نیازی میں بادشاہی مسجد کی امامت سے معزرت کرلی۔(9)

علامہ اقبال مسلمانوں کو جس فکری جمود سے نکالنے کے خواہش مند تھے سید مودودی نے اسی تناظر میں مسلمانوں کا اعتماد بحال کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ جون 1955 میں سرحد کے ایک نیاز مند کے نام لکھے خط میں سید مودودی علامہ سے 1937 کے آخر میں لاہور میں ہونے والی دو ملاقاتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ان ملاقاتوں میں علامہ نے سید مودودی کو پنجاب نقل مکانی پر آمادہ کرلیا اور پٹھان کوٹ میں ایک ادارہ قائم کرنے کی تجویز دی جس کا نام دارالاسلام رکھا گیا۔ادارے کا یہ نام علامہ اور سید مودودی نے باہمی مشاورت سے منتخب کیا۔(10)

صابر کلوروی کے نام 16فروری 1977 کے خط میں سید مودودی اپنی علامہ اقبال سے 1937 میں ہونے والی دو ملاقاتوں کا احوال بیان کرتے ہیں۔سید مودودی کے ذہن میں دارالاسلام کے حوالے سے جس ادارے کے قیام کا منصوبہ تھا وہ اس ادارے کو حیدرآباد میں قائم کرنا چاہتے تھے۔علامہ سے ان ملاقاتوں کے دوران میں سید مودودی کو پتا چلا کہ ان کا یہ منصوبہ ان کے اور علامہ کے مشترکہ دوست چودھری نیاز علی پہلے ہی علامہ کے گوش گزار کر چکے ہیں۔ جسے علامہ نے بے حد سراہا۔آخر کار سید مودودی اور علامہ کے درمیان یہ طے پایا کہ دارالاسلام کا قیام پنجاب میں عمل میں لایا جائے گا اور علامہ اقبال سال کے چھ مہینے دارالاسلام میں سید مودودی کے ساتھ گزاریں گے۔(11)

اس دور قحط الرجال میں علامہ اقبال کی مردم شناس نظر سید ابوالاعلی مودودی پر جا ٹھہری۔علامہ کو یقین تھا

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

کہ سید مودودی ہی وہ عالم اور مجدد ہیں جو اس عظیم الشان منصوبے دار اسلام کو اپنی ہمت، قابلیت اور بصیرت سے عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ علامہ کو ترجمان القرآن کے مطالعے کے بعد اس امر کا بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ تجدید واحیائے دین، عالم اسلام کی بیداری اور تعمیر ملت کا جو منصوبہ ان کے پیش نظر ہے وہی سید مودودی کا بھی مطمع نظر ہے۔ "دارالاسلام" کے دیرینہ خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے ان دونوں شخصیات کے درمیان مراسلت بھی ہوئی اور ملاقاتیں بھی۔ جن کا احوال خطوط مودودی میں درج ہے۔ سید مودودی 22 جون 1938 کے طویل خط میں سید ظفر الحسن کو علامہ اقبال سے اپنی ہونے والی ملاقات سے تفصیلاً آگاہ کرتے ہیں۔ انہوں نے اکتوبر 1937 میں علامہ سے لاہور میں ہونے والی ملاقات میں جنگ عظیم کے خطرہ کی نشاندہی کرتے ہوئے مسلمان قوم کی بے خبری، زوال آمادہ مسلمانوں کے متکبرانہ رویے اور مختلف علماء کے آپس میں برسرپیکار ہونے پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔(12)

سید مودودی نے علامہ سے ہونے والی ملاقات سے درج ذیل نتائج اخذ کیے۔ موجودہ سیاسی حالات نے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اکٹھا ہونے پر مجبور کر دیا ہے اب یہ مسلم لیگ کا فرض ہے کہ وہ اجتماعی نصب العین کے حصول پر توجہ دے اور اجتمائی مفادات کے لیے کام کرنے والے ارکان کو اہمیت دے۔ مسلم لیگ میں شامل مفاد پرست عناصر کی تطہیر مکمل ہونے تک مسلمان قوم کو اسلامی نظام سیاست کی تربیت دینے کے لیے ایک ادارہ ''دارالاسلام'' کا قیام فوری طور پر عمل میں لانا چاہئے۔(13)

سید مودودی 11 مارچ 1973 کے خط میں رفیع الدین ہاشمی کو علامہ سے اپنی ملاقات کی بابت لکھتے ہیں کہ ان کی علامہ سے ملاقات میں ''فقہ اسلامی کی تدوین جدید'' زیر بحث آئی۔(14)

سید مودودی کے جون 1955 کو سرحد کے ایک نیاز مند کے نام لکھے خط سے واضح ہوتا ہے کہ سید مودودی ،علامہ اقبال کے ایما پر مارچ 1938 میں حیدر آباد سے پنجاب منتقل ہوئے۔(15) جس کا مقصد دینی تحقیقات کا فریضہ انجام دینے والے ادارے دارالاسلام کو قائم کر کے مسلمانوں کو اسلامی خطوط پر تربیت فراہم کرنا تھا۔

سید مودوی بھ علامہ اقبال کی طرح سید سلیمان ندوی کی علمی لیاقت کے معترف تھے لہذا سید مودودی 4 اکتوبر 1938 کو خط لکھ کر سید سلیمان ندوی کو ''دارالاسلام'' کی تاسیس کے موقع پر بطور مہمان خصوصی شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ اس خط میں وہ علامہ کو یاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آج اگر اس موقع پر علامہ اقبال زندہ ہوتے تو یہ دعوت نامہ انہیں ان ک جانب سے موصول ہوتا۔ سید مودودی دارالاسلام کو علامہ کی زندگی کا سب سے بڑا مشن قرار

دیتے ہوئے سید سلیمان ندوی سے اس مشن کی تکمیل میں رہنمائی کی درخواست کرتے ہیں۔(16)

14 مارچ 1937 کے خط میں سید مودودی چودھری نیاز علی خاں کو اسلام کی نشات ثانیہ کے لیے ایک ادارے کے قیام کی اطلاع دیتے ہوئے اپنے مجوزہ ادارہ کے کتب خانے کے لیے علامہ کی مشاورت سے کتابیں منتخب کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔(17)

11 اپریل 1951 کو عزیز زبیدی کے نام خط میں سید مودودی علامہ کے آخری دور کی شاعری کو ان کے حقیقی پیغام کا عکاس سمجھتے ہیں۔(18)

6 جولائی 1937 کے خط بنام سید نزیر نیازی میں سید مودودی علامہ اقبال کی تصنیف "عمرانیات اسلامی کی تشکیل جدید" کی تیاری میں بلا معاوضہ معاونت کرنے کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں۔(19)

علامہ اقبال کی بڑی خواہش تھی کہ وہ اپنی زندگی میں ایسی کتاب لکھیں جس میں وہ عمرانیات کی وضاحت اسلامی نقطہ نظر سے کر کے اسلام کو ہر عہد کا ساتھ دینے والے مزہب کے طور پر پیش کریں۔اقبال کو کامل یقین ہے کہ صرف اسلام ہی وہ واحد مزہب ہے جو ہر زمانے کے ساتھ چل سکتا ہے۔لیکن افسوس اس منصوبے کی تکمیل میں پہلے علامہ کی خرابی صحت آڑے آئی اور بعد میں قضا۔یوں ان کی یہ خواہش پوری نا ہو سکی۔

23 جنوری 1978 کے خط بنام نعیم صدیقی (مدیر سیارہ) میں سید مودودی "سیارہ" کو اقبال نمبر کے اجراء پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔(20)سیارہ نے فروری، مارچ 1978 میں اقبال نمبر شائع کیا اس موقع پر سیارہ کی فرمائش پر سید مودودی نے ایک خط تحریر کیا جس میں انہوں نے علامہ اقبال کو خراج تحسین پیش کیا۔اپنے اسی خط میں سید مودودی علامہ کے شاعرانہ اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علامہ اقبال نے اپنی عمدہ شاعری کے زریعے نا صرف مسلمانوں کو خواب خرگوش سے بیدار کیا بلکہ مغربی تہزیب کے منفی اثرات ان پر عیاں کر کے انہیں اخوت اسلامی کا درس دیا۔

علامہ اقبال بغرض حصول تعلیم یورپ تشریف لے گئے۔اپنے قیام یورپ کے دوران میں علامہ نے مغربی تہزیب کا قریب سے مشاہدہ کیا۔ان کے سامنے مغربی تہزیب وتمدن کی قلعی کھل گئی۔علامہ نے خود کو مغربی تہزیب کی اسیری سے خود کو بچائے رکھا اور خود کو شیدائی اسلام ثابت کیا۔

علامہ اقبال کو قدرت نے سخن گوئی کا فطری ملکہ عطا کر رکھا تھا۔انہوں نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو

مسلمان قوم کی بھلائی اور بہتری کے لیے استعمال کیا۔ان کا سب سے بڑا کارنامہ مغربی تہذیب کی اصلیت آشکار کر کے مسلمان نوجوان نسل کو اسلام کے حقیقی تصور سے روشناس کرانا ہے۔علامہ نے مسلمان نوجوان نسل کے اسلام سے ٹوٹے تعلق کو جوڑنے کی کوشش کی۔انہوں نے امت مسلمہ میں نیا ولولہ اور عزم بیدار کیا۔

9مارچ1965 کے خط میں چودھری نیاز علی خاں کو لکھا کہ علامہ اقبال کے افکار وخیالات کو سمجھنے والا طبقہ بہت مختصر ہے۔(21) مودودی کا خیال ہے کہ اگر علامہ کسی جماعت یا ادارے سے وابستہ ہو کر ملی خدمات سرانجام دیتے تو عوام کا ایک بڑا طبقہ ان سے مستفید ہو سکتا تھا۔علامہ کے افکار کو سمجھنے والا ایک خاص طبقہ ہے جبکہ عوام الناس کو ان کے فلسفیانہ خیالات سے فیض اٹھانے کی سوجھ بوجھ ہی نہیں۔سید مودودی علامہ کی خدمات کے معترف ہیں وہ ان کے اعلیٰ وارفع افکار کو سمجھنے والے طبقے کو مزید وسیع دیکھنا چاہتے ہیں۔

23جنوری1978 کو نعیم صدیقی کو لکھے خط میں سید مودودی علامہ کی ہر سطح پر کی جانے والی تجدید واحیائے اسلام کی کوششوں کو مملکت خداداد میں عملی نفاذ دیکھنے کے خواہاں ہیں۔(22)

سید مودودی علامہ کی تجدید واحیائے اسلام کی کوششوں کو ثمر بار دیکھنا چاہتے ہیں۔

سید مودودی اپنے خطوط میں علامہ اقبال کے انتقال پر دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔

وہ23اپریل1938 کے خط بنام سید نذیر نیازی میں علامہ کے انتقال کو قدرت کی ناراضی خیال کرتے ہیں کیونکہ اس دور انحطاط میں مسلمانوں کو ان کی شدید ضرورت تھی۔وہ علامہ کے انتقال پر پورے ہندوستان سمیت خود کو بے آسرا اور تنہا سمجھتے ہیں۔(23)

علامہ کا جس وقت انتقال ہوا اس وقت برصغیر کے مسلمانوں کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی تھی۔ ایسے میں مسلمان قوم کو کسی مخلص رہنما کی اشد ضرورت تھی۔ان حالات میں علامہ کا دنیا سے رخصت ہو جانا مسلمانوں کی بڑی بدقسمتی تھی۔علامہ کے انتقال سے برصغیر کے قحط الرجال میں شدت آگئی۔

سید مودودی کے تذکرہ اقبال سے سجے خطوط سے واضح ہوتا ہے کہ علامہ اقبال اور سید مودودی نے مسلمانوں کی عملی سیاست کے لیے ذہن سازی اور تربیت کے لیے "دارالاسلام" کے قیام کی حکمت عملی اپنائی۔یوں دارالاسلام کی صورت میں ان دونوں نے اسلامی نظام رائج کرنے کا مشترکہ لائحہ عمل دیا۔

الغرض خطوط مودودی میں علامہ اقبال کا جہاں بھی تذکرہ آیا ہے وہاں ان دونوں شخصیات کے گہرے قلبی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

روابط کا ثبوت ملتا ہے یہ خطوط سید مودودی کی علامہ سے بے انتہا عقیدت کے مظہر ہیں۔ان خطوط سے علامہ کی فکری جہات، رجحانات اور دلچسپیوں پر روشنی پڑتی ہے۔ان خطوط کے مطالعہ سے اقبالیاتی ادب کے قارئین و محققین کو علامہ اقبال اور سید ابوالاعلیٰ مودودی کے فکری اشتراکات پر قابل اعتماد ماخذ ملے گا۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ خورشید احمد، مولانا مودودی مفکر مصلح اور مدبر، مضمون مشمولہ: ترجمان القرآن، جلد نمبر132، اشاعت خاص 2، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 2004) صفحہ 192

2۔ احمد ابو سعید، سید ابوالاعلیٰ مودودیحیات وخدمات ماہ و سال کے آئینہ میں، (حیدر آباد انڈیا: ادارہ شان، 1999) صفحہ 33

3۔ ثروت صولت، مولانا مودودی کی تقاریر حصہ اول، (لاہور: اسلامک پبلکیشنز لمیٹڈ، 1976، صفحہ 16

4۔ رفیع الدین ہاشمی' سلیم منصور خالد، خطوط مودودی مع حواشی و تعلیقات 2، (لاہور: منشورات، 1995، صفحہ 364

5۔ خالد ندیم، اقبالیاتی مکاتیب، (راولپنڈی: الفتح پبلی کیشنز، 2012) صفحہ 33

6۔ رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، خطوط مودودی 2، صفحہ 368

7۔ ایضاً، صفحہ 467

8۔ ایضاً، صفحہ 100

9۔ ایضا، صفحہ 182

10۔ ایضاً، صفحہ 364

11۔ ایضاً، صفحہ 533

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

12۔ ایضاً، صفحہ 198

13۔ ایضاً، صفحہ 204

14۔ ایضاً، صفحہ 33

15۔ ایضاً، 364

16۔ ایضاً، 207

17۔ ایضاً، صفحہ 73

18۔ ایضاً، 366

19۔ ایضاً، 184

20۔ ایضاً، 507

21۔ ایضاً، 170

22۔ ایضاً، 507

23۔ ایضاً، 189